شرک و بدعت کی معلومات
پر ایک مفید رسالہ

شرک و بدعت کی شرعی حیثیت

مصنف

علامہ محمد ظفر عطاری

ناشر: مکتبہ کنز الایمان متصل بازار اندرون بھاٹی گیٹ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

توحید و شرک

نہایت افسوس کی بات ہے کہ جس عقیدہ توحید پر اُمت مسلمہ کو مجتمع کیا گیا تھا آج اسی امت کے اندر جہالت اور عدم واقفیت کی وجہ سے بعض لوگوں نے اس پاکیزہ عقیدہ توحید کے اندر اپنی خود ساختہ اور من پسند تعریفات و مباحث ایجاد کر کے اس کی حقیقی صورت کو مسخ کر دیا اور امت میں ایسا انتشار پیدا کر دیا کہ امتِ محمدیہ دو ایسے گروہوں میں منقسم ہوگئی کہ ایک دوسرے کے خون کی پیاسی بن گئی۔

اسلام نے جس بنیاد یعنی لا الہ الا اللہ پر اُمتِ مسلمہ کو متحد کیا تھا آج وہی بنیاد فتنہ و فساد کی شکل میں آپ کے سامنے ہے۔

آج توحید کے برائے نام داعی مسلمانوں کو مشرک و کافر کہنے میں ذرہ برابر عار محسوس نہیں کرتے اور امت محمدیہ کا شیرازہ بکھیرنے میں کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے کتنے افسوس کی بات ہے کہ پورا کفر دین اسلام کے خلاف متحد ہو چکا ہے لیکن یہ لوگ مسلمانوں پر شرک و بدعت کے فتوے لگا کر کفار کے ناپاک عزائم کو تقویت دے کر دین اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔

اس صورتِ حال کو مدِ نظر رکھ کر فقیر نے اس موضوع پر قلم اُٹھایا تا کہ ہمارے مسلمان بھائی توحید و شرک کی حقیقی صورت کو پہچانیں اور حقیقتِ حال سے آگاہی حاصل کر کے جان سکیں کہ شرک کیا ہے؟ اور اسلام کے نزدیک شرک کا حقیقی مفہوم کیا ہے؟

کیونکہ شرک ایک ایسا زہریلا بل ہے جو انسان کے بربادیٔ ایمان اور اعمالِ صالحہ کو باطل کرنے کا سبب بنتا ہے یہ ایسا موضوع ہے کہ جس پر ہماری دنیا و آخرت کی بہتری کا دارو مدار ہے اور اس پر عدم واقفیت کی بناء پر ہو سکتا ہے کہ کہیں اس غلاظت سے ہمارا دامن آلودہ ہو چکا ہو اور ہماری دنیا و آخرت کی بربادی کا سامان تیار رکھا ہو لہٰذا اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنا مسلمان پر بے حد لازم و ضروری ہے۔ لہٰذا سب سے پہلے توحید و شرک کی تعریف کی جاتی ہے۔

توحید کی تعریف

حضرت علامہ مولانا سیّد احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ توحید کی تعریف میں لکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کسی کو شریک ہونے سے پاک ماننا یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ ہے ویسا کسی کو خدا نہ ماننا اور علم وسماعت وبصارت وغیرہ جیسی صفات اللہ تعالیٰ کی ہیں ایسی صفات کسی کی نہیں' یہ عقیدہ رکھنا توحید کہلاتا ہے۔

شرک کی تعریف

علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرک کی تعریف اس طرح لکھتے ہیں، شرک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو واجب الوجود ماننا جیسا کہ مجوسیوں کا عقیدہ ہے یا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو لائق عبادت جاننا جیسا کہ بت پرستوں کا عقیدہ ہے۔ (شرح عقائد)

واجب الوجود...... ایسی ذات جو اپنے موجود ہونے میں کسی دوسرے کی محتاج نہ ہو اور نہ ہی اس کی کوئی ابتداء ہو اور نہ انتہاء' جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک۔ اب اگر کسی نے یہ عقیدہ رکھا کہ جیسے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات واجب الوجود ہے اسی طرح کوئی دوسرا بھی واجب الوجود ہے۔ مثلاً کسی نبی یا فرشتے وغیرہ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ یہ بھی واجب الوجود ہیں ایسا شخص بے شک مشرک ہے۔

الحمدللہ! اہلسنت والجماعت میں کوئی شخص ایسا نہیں جو یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کوئی ولی اللہ تعالیٰ کی طرح واجب الوجود ہے یا جیسے اللہ تعالیٰ کی کوئی ابتداء وانتہاء نہیں ایسے ہی کسی نبی یا ولی کی ابتداء وانتہاء نہیں' ایسا عقیدہ کوئی بھی نہیں رکھتا۔

شرک کی دو قسمیں ہیں: (۱) شرک فی الذات (۲) شرک فی الصفات۔

شرک فی الذات...... اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک میں کسی غیر کو شریک ٹھہرانا مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات جیسا کسی دوسرے کو سمجھنا۔ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بابرکت واجب الوجود ہے لہٰذا کسی دوسرے کو واجب الوجود جاننا شرک فی الذات کہلاتا ہے۔

شرک فی الصفات...... اللہ تعالیٰ صفات عالیہ میں کسی غیر کو شریک ٹھہرانا یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ جیسی صفات عالیہ کے ساتھ متصف ہے ایسی صفات کسی دوسرے کیلئے ثابت کرنا شرک فی الصفات ہے۔

سوال......سمیع وبصیر اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں اگر یہ صفات کسی دوسرے کیلئے ثابت کی جائیں تو کیا یہ شرک ہے؟

جواب......اللہ تعالیٰ سمیع وبصیر ہے اور انسان بھی سمیع وبصیر ہے جیسا کہ قرآنِ پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

(ترجمہ) بے شک اللہ تعالیٰ سنتا اور دیکھتا ہے۔ (سورۂ لقمان)

ایک دوسری جگہ انسان کی صفات بیان فرماتے ہوئے ارشادِ باری ہے:۔

(ترجمہ) پس ہم نے انسان کو سننے اور دیکھنے والا بنایا۔ (سورۂ دہر)

تشریح......ان آیاتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے سمیع وبصیر کی صفات اپنے لئے بھی بیان فرمائیں اور انسان کیلئے بھی لیکن اللہ تعالیٰ اور انسان کی صفات میں فرق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ صفات ازلی وابدی ہیں اور بندوں کی یہ صفات اللہ تعالیٰ کی محتاج ہیں اس لئے یہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی صفات اپنے قبضہ قدرت میں ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت رؤف ورحیم بھی ہے۔ جیسے سورۂ نور میں ارشادِ ربانی ہے:۔

(ترجمہ) اور بے شک اللہ تعالیٰ رؤف روحیم ہے۔ (سورۂ نور)

ایک دوسرے مقام پر اپنے محبوبِ کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:۔

(ترجمہ) (رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مومنین پر رؤف رحیم ہیں۔ (سورۂ توبہ)

ان دونوں آیاتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے بھی اور اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے بھی رؤف رحیم کی صفات ثابت فرمائیں۔ لیکن ان میں فرق بعینہٖ اسی طرح ہوگا جیسا پہلے مذکور ہوا یعنی اللہ تعالیٰ کی یہ صفات ذاتی ہیں اور اپنے قبضہ قدرت میں ہیں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ صفات عطائی اور اللہ تعالیٰ کی حاجت مند ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفات قدیم ہیں جبکہ انسان کی صفات حادث ہونے والی (یعنی ختم ہونے والی ہیں)۔

قدیم......جس کی کوئی ابتداء نہ ہو یعنی یہ نہیں کہہ سکتے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات ایک سال پہلے تھیں اب نہیں بلکہ اس کی صفات ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔

ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

(ترجمہ) بے شک عزت صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔ (سورۂ یونس)

دوسرے مقام پر ارشاد ہے:۔

(ترجمہ) اور بے شک عزت اللہ کیلئے اور اس کے رسول کیلئے اور مومنین کیلئے ہے۔ (سورۂ منافقون)

پہلی آیت میں عزت صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ثابت ہے اور دوسری میں اللہ تعالیٰ کے رسول اور مومنین کیلئے ثابت ہے۔

ان آیاتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کیلئے بھی جو صفات بیان ہوئیں قرآن نے وہی صفات غیر اللہ کیلئے بھی ثابت کیں۔

اب دل کے اندھوں سے ہم سوال کرتے ہیں کہ کیا اللہ کا قرآن شرک کی دعوت دے رہا ہے کہ جو صفات اللہ تعالیٰ کیلئے بیان ہوئیں وہ صفات انسان کیلئے بھی ثابت کیں یقیناً نہیں قرآن شرک کی دعوت نہیں دیتا بلکہ بعض نام نہاد اپنے قلبی بغض وعناد کی وجہ سے اہلسنّت والجماعت پر شرک کے فتوے لگا کر اپنی جہالت کا اظہار کر کے تفرقہ بازی کو ہوا دیتے ہیں اور فتنہ وفساد کے ابواب کھول کر اُمتِ محمدیہ میں انتشار پیدا کرتے ہیں۔

جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کیا کہ چاہئے تو یہ تھا کہ اُمتِ مسلمہ کو مجتمع کیا جاتا اور کفار کے ناپاک اِرادوں کو نیست ونابود کرنے کیلئے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر اِکٹھا کر کے دینِ اسلام کی تقویت کیلئے اپنی صلاحیتوں کو استعمال کیا جاتا لیکن افسوس کہ ان لوگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو مسلمانوں کو مشرک ثابت کرنے میں جھونک دیا۔

نبی غیب دان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو ہزاروں سال پہلے ارشاد فرما دیا تھا، مجھے اس بات کا کوئی خطرہ نہیں کہ تم خدا کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ گے لیکن مجھے اس بات کا خوف ہے کہ تم ایک دوسرے سے حسد کرو گے۔

اس حدیثِ پاک میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی اُمت میں شرک کی موت پر مہر ثبت فرمادی لیکن یہ لوگ اس غلاظت کو زِندہ کرنے پر مصر (اِصرار کرنے والے) ہیں اللہ تعالیٰ سمجھ عطا فرمائے۔

بدعت کی تعریف

دیوبندیوں کے نزدیک چونکہ بدعت کا استعمال بھی بہت زیادہ ہے اس لئے اس کے بارے میں بھی جاننا لازم وضروری ہے۔ چنانچہ بدعت کی تعریف میں ملاعلی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں، امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ایسی شئ کہ جس کی مثل زمانۂ سابق میں نہ ہو اسے بدعت کہتے ہیں اور شریعت میں کسی ایسی چیز کا ایجاد کرنا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں نہ ہو بدعت کہتے ہیں۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

ایک تعریف اس طرح بھی کی گئی ہے، وہ نیا کام جو زمانۂ نبوی کے بعد ایجاد ہوا یہ عام ہے کہ اس نئے کام کا **تعلق** اعتقاد سے ہو یا اعمال سے دینی ہو یا دنیوی۔

حدیث پاک سے بدعت کا ثبوت

جو شخص اسلام میں اچھے طریقے کو رائج کرے گا تو اس کو اس کا ثواب ملے گا اور ان لوگوں کے عمل کا بھی ثواب ملے گا جو اس کے بعد اس کے ایجاد کردہ فعل پر گامزن رہے اور عمل کرنے والوں کے اجر میں کچھ کمی واقع نہیں ہوگی اور جو شخص دین اسلام میں کسی برے عمل کو رائج کرے گا تو اس پر اسی عمل کو رائج کرنے کا بھی گناہ ملے گا اور ان لوگوں کا بھی جو اس کے بعد اس کے طریقے پر چلتے رہے اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔ (مسلم شریف، مشکوٰۃ، ص ۳۳)

تشریح...... اس حدیث سے پتا چلا کہ اچھا طریقہ ایجاد کرنے پر ثواب ہے اور اسی اچھے عمل کو بدعتِ حسنہ کہتے ہیں اور جو برا عمل ایجاد کرے گا اسے اس کا گناہ ملے گا اور اسی کو بدعتِ سیئہ کہتے ہیں۔

بدعت کی اقسام

بدعت کی دو قسمیں ہیں: (۱) بدعت اعتقادی (۲) بدعت عملی۔

بدعت اعتقادی...... وہ عقائدِ باطلہ جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہری کے بعد ایجاد ہوئے جیسے دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے' یا' رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی آسکتا ہے' یا' نماز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال بیل گدھے وغیرہ کے خیال سے بدتر ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

بدعت عملی......اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) بدعت حسنہ (۲) بدعت سیئہ۔

بدعت حسنہ......وہ نیا کام جو نہ تو خلافِ سنت ہو اور نہ ہی کسی سنت کو مٹانے والا ہو جیسے محفل میلاد شریف منانا، گیارہویں شریف و عرس بزرگانِ دین منانا وغیرہ۔

بدعت سیئہ......وہ نیا کام جو خلافِ سنت ہو یا کسی سنت کو مٹانے والا ہو جیسے پینٹ شرٹ پہننا۔

☆ .... ☆